ڈاکٹر محمد عبداللہ کے مضمون پر تبصرہ　　　　　　　　　　　　　　　　پروفیسر خالد شبیر احمد

''ضیائے سیرت: تعلیمِ نسواں دورِ نبوی میں''

چند روز پہلے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں اپنے شاگرد ڈاکٹر عمر حیات اور دوست ڈاکٹر حامد رضا صاحب سے ملاقات ہوئی جو اسلامیات کے شعبہ میں بطور پروفیسر کام کر رہے ہیں۔ انھوں نے مجھے ایک مختصر سا رسالہ پیش کیا جس کا عنوان ''ضیاءِ سیرت'' ہے۔ یہ وہی شعبہ اسلامیات ہے جہاں پر میں بارہ برس تک طالب علموں کو پڑھاتا رہا ہوں۔ اس رسالے میں ایسی مفید اور منفرد نوعیت کی معلومات اکٹھی کر دی گئی ہیں کہ پڑھ کر ایمان میں تازگی کا احساس ہوا۔ موجودہ دور میں جس تعلیم وتربیت کی ضرورت ہے، خاص طور پر جو دین اسلام اور سیرت نبوی کے حوالے سے ہے، اسے جس طرح اس معاشرے میں نظر انداز کیا جا رہا ہے اس مجرمانہ غفلت کا احساس شدت کے ساتھ ہوا۔ رسالہ میں چند اہل علم کے مضامین ہیں جن کے عنوانات تو مختلف ہیں مگر ان میں ایک بات تقریباً مشترک ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عورتوں اور مردوں کی تعلیم کی کیا اہمیت ہے۔ تعلیم دینے والے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں۔ تعلیم کی دینی تعریف اور تعلیم کا دینی تصور کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ کئی مفید باتیں ہیں جو میں چاہتا ہوں کہ نقیب ختم نبوت کے قارئین تک پہنچیں۔ کتابچے میں ڈاکٹر محمد عبداللہ کا ایک مضمون بھی شاملِ اشاعت ہے، عنوان ہے: ''عصرِ حاضر میں خواتین کی تعلیم وتربیت'' (تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں)

لکھتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم انسانیت پر بے شمار احسانات ہیں بالخصوص طبقۂ نسواں پر نبی رحمت کے احسانات کا تو کوئی شمار وقطار ہی نہیں قبل از اسلام عورت کی تعلیم کا حق تو کیا اسے جینے کے حق سے بھی محروم کر دیا گیا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم میں عورت کا خاص لحاظ رکھا۔ عورتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات سے مستفید ہوتی تھیں۔ بنتِ حارثہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے سورہ ق حضور اکرم کی زبانی یاد کی وہ ہر جمعہ کو اس کا خطبہ دیتے تھے، ابن سعد میں خولہ بنت القیس رضی اللہ عنہا کا قول یوں نقل کیا ہے:

میں جمعہ کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنتی اور میں عورتوں کے آخر میں ہوتی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کی تعلیم کا اس قدر خیال اور احساس تھا کہ کئی مرتبہ نماز کے بعد عورتوں کی

جانب تشریف لے جاتے اور پھر ان کو دین کی باتیں سناتے۔ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواتین کے لیے تعلیم کے اہتمام کا پتہ چلتا ہے۔

’’ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ان کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ انھیں خیال آیا کہ عورتوں نے نہیں سنا آپ نے عورتوں کو نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں پھینکنی شروع کر دیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کپڑے کے پلو میں رکھتے جاتے۔‘‘

دوسرے اقتباس میں یوں تحریر ہے:

’’حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انھی ترغیبات کا نتیجہ تھا کہ اس مبارک عہد کی خواتین حصول علم کے میدان میں مردوں کے شانہ بشانہ نظر آتی ہیں، خواتین بھی مسجد نبوی میں آ کر تعلیم حاصل کرتیں۔ اس غرض کے لیے مسجد نبوی میں خواتین کی آمد ورفت کے لیے ایک دروازہ مخصوص کر دیا گیا تھا، جو اب تک باب جبریل کے ساتھ باب النساء کے نام سے موجود ہے‘‘۔

ازواج مطہرات خواتین کے علم کا بہت بڑا ذریعہ تھیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علمی مقام تو ایک مسلم حقیقت ہے عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ:

’’میں نے لوگوں میں کسی شخص کو قرآن، فرائض، حلال وحرام شعر واخبار عرب اور نسب کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ عالم نہیں دیکھا‘‘

حدیث وفقہ میں ان کو خصوصی درجہ حاصل تھا۔ مکثرین کے طبقہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرمانے کے بعد اکابر صحابہ بھی ان سے مشورہ کرتے تھے۔ حج کے دنوں میں آپ اپنا خیمہ پہاڑ کے دامن میں نصب کراتیں کہ خاص وعام استفادہ کریں۔ (سیرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا، سید سلیمان ندوی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے علم حاصل کرنے والے افراد کی تعداد دو سو تک ہے جن میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی۔ مرد شاگردوں میں عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، قاسم بن محمد، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور مسروق کے نام نمایاں ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے علم حاصل کرنے والوں میں عورتوں کے علاوہ مرد بھی شامل تھے۔ ان کے شاگردوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حمزہ رضی اللہ عنہ، حارث بن وہب، صفیہ بنت عبداللہ شامل ہیں۔ (مولانا سعید انصاری، سیر الصحابیات معارف اعظم گڑھ ۱۹۵۲)

ان برگزیدہ معلمات کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کئی مسلمان خواتین نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ ان

خواتین میں حضرت نفیسہ کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ یہ خاتون حضرت علی کے خاندان سے تھیں بعض روایات کے مطابق ان کے درس میں امام شافعی بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ (محمد یٰسین شیخ، عہد نبوی کا تعلیمی نظام ص ۱۹۶)

عہد رسالت میں جن علوم وفنون میں ازواج مطہرات اور صحابیات نے خصوصی مہارت حاصل کی، ان میں تفسیر، حدیث، فقہ، فتاویٰ، علم الفرائض۔ طب، ادب، شاعری اور تاریخ شامل ہیں۔

فتویٰ کے شعبے کا جائزہ لیا جائے تو اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سرفہرست نظر آتی ہیں ان کے فتاویٰ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ فقہ میں کمال حاصل کرنے والی خواتین میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا، فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، ام شریک رضی اللہ عنہا اور اسما بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔ اسی طرح طب کے شعبہ میں رفیدہ رضی اللہ عنہا، ام کبشہ رضی اللہ عنہا، حمنہ رضی اللہ عنہا اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا وغیرہ شامل ہیں۔ طب کے علاوہ ادب اور شاعری میں بھی ذوق وافر پایا گیا۔ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا صاحبِ دیوان شاعرہ تھیں۔ (سیر الصحابیات ۲۷۔۲۸/ نیز دیکھئے خالد علوی، ڈاکٹر اسلام کا معاشرتی نظام ص ۵۳۳، ۵۳۴)‘‘

ایک اقتباس:

’’تعلیم کے ساتھ تربیت ہے:

تعلیم کا مقصد اخلاق وتقویٰ کی تربیت ہے۔ قرآن وسنت نے فکری اصلاح کے ساتھ اخلاق وعمل کی اصلاح پر بڑا زور دیا ہے۔ وہ تمام احکام سکھائے گئے ہیں جو اسلامی معاشرے کا بہترین فرد بننے کے لیے ضروری ہیں۔ خواتین کا بالخصوص یہ خیال رکھا گیا ہے کہ وہ عزت وحیا کے ساتھ زندگی گذاریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کی تعلیم میں تربیت کو بطور خاص ملحوظِ خاطر رکھا۔ اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں لطافت ونزاکت اور حسنِ انتظام کا پیکر بنایا ہے۔ ذرا سی بے احتیاطی سے یہ آبگینے ٹوٹ سکتے ہیں چند روایات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)　حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت میرے پاس مانگنے کے لیے آئی اور اس کے ہمراہ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ اس وقت میرے پاس کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ تو میں نے اسے وہی دے دی تو اس نے کھجور اپنی بیٹیوں میں بانٹ دی اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر چلی گئی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر آئے اور میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا جو بیٹیوں کی وجہ سے کوئی آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے ان سے اچھا سلوک کیا تو وہ اس کے لیے آگ سے آزادی کا سبب ہونگی۔

(۲)　صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دولڑکیوں کی ان کے بالغ ہونے تک پرورش کی وہ اور میں قیامت کے دن اس طرح آئیں گے اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

(۳)　ابوداؤد کی کتاب الادب میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین بیٹیوں یا اسی طرح تین بہنوں کی پرورش کی، انھیں سلیقہ سکھایا اور ان پر ترس کھایا یہاں تک کہ اللہ نے انھیں بے نیاز کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت لازم کر دی۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دو ہوں تو؟ فرمایا: چاہے دو ہوں۔ یہاں تک کہ محسوس ہوتا تھا کہ لوگ اگر کہتے تو ایک کا بھی فرما دیتے''۔

خواتین کی تعلیم وتربیت سے متعلق تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ حصولِ علم پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے، لیکن چونکہ مرد اور عورت کی فطرت اور جسمانی ساخت اور ذمہ داریوں میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرق رکھا ہے۔ اس کے پیش نظر دونوں کا دائرہ کار مختلف ہے۔ عورت کو معاشی تگ ودو سے دور رکھا گیا ہے، جمعہ اور جہاد اس پر فرض نہیں ہے اور عورت کا بہترین مقام اس کا گھر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمدہ قول نقل ہے:

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں رہو کیونکہ یہی تمہارا جہاد ہے۔''

لہذا نصابِ تعلیم میں خواتین کی ضروریات اور تقاضوں کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ ان کے نصاب میں ایسے مضامین یا فنون رائج کیے جائیں جن میں زیادہ جسمانی مشقت نہ کرنی پڑے اور نہ ہی زیادہ وقت گھر سے باہر گزارنا پڑے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کے اختلاط سے منع فرمایا ہے۔ اس میں بہت سے اخلاقی مفاسد پنہاں ہیں۔ اگر ہم تعلیمات نبوی کے اس منہج سے انحراف کریں۔ مادی لحاظ سے لاکھ ترقی کر لیں، روشن خیالی کے جھنڈے گاڑ لیں لیکن معاشرے سے شرم وحیا، روحانیت اور پاکیزگی جیسی خوبصورت صفات رخصت ہو جائیں گی اور سیرت واسوۂ حسنہ پر عمل کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا''۔

تبصرہ:

اگر ہم اس مضمون کی روشنی میں پاکستان کے اندر عورتوں کی تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیں، جو کہ اسلام کے نام پر وجود میں لایا گیا تھا، کوئی ایک بات حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نظر نہیں آتی۔ عورتوں کو گھر سے نکال کر دفتروں اور بازاروں کی زینت بنا دیا گیا ہے۔ بظاہر تو اسے ترقی کے لیے ناگزیر کہا جاتا ہے لیکن یہ ترقی ہمارے اخلاقی اور روحانی وجود کو دن بدن وحشی اور تاریک بنا رہی ہے۔ محض دنیاوی منفعت کے لیے تعلیم وترقی عاقبت کی فکر سے انسان کو بے

پرواہ کر دیتی ہے جس کے بعد انسان، انسان ہی نہیں رہتا بلکہ حیوان بن جاتا ہے۔

ہم نے آزادیِ نسواں کے نعرے کے تحت عورتوں کو اٹھا کر اسمبلی میں پہنچا دیا۔ اب عورتیں ہمارے ملک کی سیاسی رہنما ہیں۔ تقریریں کرتی ہیں، جلوس نکالتی ہیں۔ پریس کانفرنس کرتی، اسمبلی کے اندر بیٹھ کر بزعم خویش اپنی لیاقت کا مظاہرہ کرتی ہیں، جس لیاقت کا اسلامی شخصیت کے اوصاف حسنہ شرم وحیا وغیرہ سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

''جب تک تمہارے دولت مند اشخاص غریب پروری کا مظاہرہ کرتے رہیں گے، تمہارے حکام عدل وانصاف کا فریضہ ادا کرتے رہیں گے اور تمہارے معاملات باہمی مشاورت سے طے ہوتے رہیں گے، اس وقت تمہارے لیے زمین کے پیٹ سے زمین کی پیٹھ بہتر رہے گی۔ اور جب تمہارے اہلِ دولت افراد بخیل ہو جائیں گے، تمہارے حکمران عدل وانصاف چھوڑ دیں گے اور تمہارے معاملات عورتوں کے مشوروں سے طے ہوں گے تو پھر تمہارے لیے زمین کی پیٹھ سے اس کا پیٹ بہتر ہوگا۔''

معاشرتی طور پر جو بات درحقیقت عورتوں کے لیے مفید تھی اس پر کبھی توجہ نہ دی گئی۔ جس سے عورت کا تقدس بھی مجروح ہوا ہے اور معاشرہ میں جنسی ذہنیت کے فساد میں بھی شدید خطرناک اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے میں خاص طور پر ہمارے ملک کا ''وِیڈیو میڈیا'' ذمہ دار ہے جس نے عورت کو اشتہار بنا دیا ہے۔ جب ٹی وی چینل پر بھڑکیلے عریاں لباس میں خوبصورت عورتیں ناچتی گاتی دکھائی جائیں گی تو پھر قصور جیسے واقعات تو ہوں گے۔ اب اسی ٹی وی پر جو ایسے مکروہ واقعات کا بنیادی باعث ہے بحث ہو رہی ہے کہ ان واقعات پر کیسے قابو پایا جائے۔

پھر درس گاہوں میں جو تعلیم ہمیں دی جاری ہے اس میں بھی دنیا میں ترقی ہی غرض وغایت منتہائی ہے۔ شرافت انسانیت، دیانت، شرم وحیا کہیں مقصد وعنوانِ تعلیم وتربیت نہیں ہے۔ حالانکہ محض دنیاوی عیش کے لیے علم حاصل کرنا سرے سے علم کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔ اسلامی نقطۂ نگاہ کے مطابق علم وہ ہے کہ جیسے جیسے بڑھتا جائے ویسے ویسے تقویٰ اور خوفِ خدا میں بھی اضافہ ہو۔ جبکہ تعلیم کے نام پر جو کچھ یہاں ہمارے ملک میں پراپوگیٹ کیا جا رہا ہے، اس سے عورتیں مستورات نہیں بلکہ مکشوفات بن جاتی ہیں اور دنیا آخرت میں اپنے نقصان کا سامان کر بیٹھتی ہیں۔ دنیا میں عیش سے زندگی گذارنے کے لیے جو تعلیم دی جاری ہے اس کے بارے میں اقبال کا شعر پیش کر کے بات ختم کرتا ہوں۔

وہ علم نہیں زہر ہے احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہو فقط دو کفِ جو

اللہ تعالیٰ دین کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق دے کہ یہی دنیا اور عاقبت میں کامیابی کا باعث ہے۔